قاری محمد عادل خاں

شیخ برہان الدین فرغانی مرغینانی

نام ونسب اور ولادت

فقہ کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ کے مصنف شیخ برہان الدین فرغانی کو علم فقہ کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ان کا پورا نام ابوالحسن علی برہان الدین ہے۔ ابوالحسن کنیت، علی نام، برہان الدین لقب ہے۔ والد کا نام ابوبکر تھا۔ مختصر سلسلہ نسب یہ ہے:

برہان الدین علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل بن خلیل بن ابوبکر فرغانی مرغینانی۔ شیخ برہان الدین کا سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

شیخ برہان الدین ۸ رجب ۱۱ ۵ ھ کو بروز دوشنبہ وسطی ایشیا کے علاقۂ فرغانہ میں بمقام مرغینان پیدا ہوئے تھے۔

علمی مرتبہ

شیخ برہان الدین اپنے وقت کے امام، عظیم المرتبت فقیہ، نامور محدّث، یگانۂ روزگار مفسّر، جامع علوم وفنون، صاحب ورع و تقویٰ اور عابد و زاہد تھے۔ علم و ادب کے مختلف گوشوں پر نا قدانہ نظر رکھتے تھے۔ علمِ خلافیات میں بھی بلند مرتبہ پر فائز تھے اور مذاہب فقہی پر مجتہدانہ دسترس حاصل تھی۔

ابنِ کمال پاشا نے آپ کا شمار اصحابِ ترجیح کی اس جماعت میں کیا ہے جس میں امام ابوالحسن قدوری اور ابن ہمام وغیرہ شامل ہیں۔ لیکن پاشا موصوف کی اس تقسیم کو محلِ نظر ٹھہرایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ صاحبِ ہدایہ کا مرتبہ قاضی خان سے کم نہیں۔ بلکہ اگر صاحبِ ہدایہ کے نقدِ دلائل اور استخراجِ مسائل پر نگاہ ڈالی جائے تو وہ اس لائق ہیں کہ ان کو مجتہد فی المذہب کا درجہ دیا جائے۔

آپ کے معاصرین حسن بن منصور قاضی خان، محمود بن محمد اور شیخ زین الدین ابوالنصر

ظہیر الدین محمد بن احمد بخاری وغیرہم فقہا و علما آپ نے علم و فضل کے بہت ہی مداح ہیں، اور اس عہد کے بعض علما و فقہا نے تو آپ کو اجتہاد فی المسائل میں امام ابو یوسف، امام محمد اور امام زفر کا ہم مرتبہ قرار دیا ہے۔

اساتذہ اور تلامذہ

علمِ فقہ کی تحصیل آپ نے مفتی ثقلین نجم الدین ابوحفص عمر نسفی سے کی۔ ان کا ذکر آپ نے اپنی کتاب میں سب سے پہلے کیا ہے۔ ان کے علاوہ آپ نے علمِ فقہ کے حصول کے لیے ابواللیث احمد بن عمر نسفی، صدر الشہید حسام الدین، صدر الشہید تاج الدین، ضیاء الدین محمد بن حسین بندنیجی اور شیخ امام بہاء الدین جیسے فقہائے عصر کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا۔

آپ کے تلامذہ میں یوں تو ایک بڑی جماعت شامل ہے جنھوں نے آپ سے استفادہ کیا، لیکن مشہور تلامذہ میں مندرجہ ذیل اصحاب کا ذکر آتا ہے:

۱۔ شیخ الاسلام جلال الدین محمد۔ (۲) نظام الدین عمر۔ (۳) شیخ الاسلام عماد الدین بن ابی بکر بن صاحب ہدایہ۔ (۴) شمس الائمہ علامہ کردری۔ (۵) جلال الدین محمود بن حسین استروشنی۔ (۶) برہان الاسلام زرنوجی۔

یہ تمام تلامذہ اپنے دور کے جیّد علما و فقہا اور اصحابِ تصنیف و تالیف ہو گزرے ہیں۔

تصانیف

۱۔ بدایۃ المبتدی۔ ابتدا میں آپ کو خیال پیدا ہوا کہ فقہ میں کوئی مختصر سی کتاب تالیف کی جائے جو ہر قسم کے فقہی مسائل پر مشتمل ہو۔ اس لیے آپ نے مختصر القدوری اور جامع صغیر کو انتخاب کر کے جامع صغیر کی طرز پر مسائل جمع کیے اور اس کتاب کا نام بدایۃ المبتدی رکھا۔ اس میں یہ بھی لکھا کہ بشرطِ فرصت اس کی شرح کفایۃ المنتہی کے نام سے لکھی جائے گی۔

۲۔ کفایۃ المنتہی۔ یہ کتاب اسّی جلدوں میں حسبِ وعدہ تالیف فرمائی۔ اب یہ کتاب نایاب ہے۔ صرف اس کا نام باقی رہ گیا ہے۔

۳۔ حاوی۔ اس کتاب کے متعلق کہیں سے کوئی معلومات نہ مل سکیں۔
۴۔ نافع ھدایہ۔ یہ دونوں کتابیں کفایۃ المنتہی کے بعد تالیف فرمائی تھیں۔
۵۔ کتاب المنتھی، (۶) کتاب التجنیس۔ (۷) کتاب مناسک الحج۔ (۸) کتاب نشر المذھب۔ (۹) کتاب مختارات النوازل۔ (۱۰) کتاب المزید۔ (۱۱) ھدایہ۔ مندرجہ بالا کتابوں میں سے چند کتابیں برو کلیمن کے کتب خانے میں موجود ہیں۔

شعری ذوق

شیخ برہان الدین کو شاعری سے بھی دلچسپی تھی۔ ان کے شاگرد رشید نے اپنی کتاب تعلیم المتعلم میں آپ سے سنے ہوئے یہ شعر لکھے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ میرے استاد نے مجھے یہ اشعار سنائے:

لھفی علی فوت اللیالی لھفی … ما کل ما فات و نبقی باقی انتہی

فساد کبیر عالم متھتک … واکبر منه جاھل متنسک

لھما فتنة فی العلمین عظیمه … لمن بھما فی دینه تمسك

وفات

شیخ برہان الدین نے شب سہ شنبہ ۱۴ ذوالحجہ ۵۹۳ھ کو سمرقند میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ بعض مورخین سن وفات ۵۹۶ھ بیان کرتے ہیں لیکن ۵۹۳ھ صحت کے زیادہ قریب ہے اور اس کے راوی کثیر تعداد میں ہیں۔ تاریخ وفات "مجتہد مسائل" سے نکلتی ہے۔

ہدایہ

"یہ کتاب شیخ برہان الدین کی مشہور ترین تصنیف ہے اور ایسی معتمد علیہ ہے کہ علمائے احناف کے فتاویٰ کا مدار اسی پر ہے۔

روایت ہے کہ آپ نے ماہ ذی قعدہ ۵۷۳ھ میں چہارشنبہ کے روز ظہر کی نماز کے بعد ہدایہ تصنیف کرنا شروع کیا اور تیرہ ۱۳ سال کے طویل عرصے میں اسے مکمل کیا۔ اس عرصے میں آپ ہمیشہ روزہ دار رہے سوائے ایام منہیہ کے کبھی افطار نہ کرتے، اور کمال یہ کہ کسی کو یہ نہ بتاتے کہ میں روزہ سے ہوں۔

جب خادم کھانا لاتا تو فرما دیتے رکھ دو۔ جب وہ چلا جاتا تو یہ کھانا کسی طالب علم کو بلا کر کھلا دیتے۔ خادم خالی برتن لینے آتا تو یہی سمجھتا کہ آپ کھانا کھا چکے ہیں۔

شیخ عماد الدین نے کتاب ہدایہ کی شان میں یہ دو اشعار کہے:

کتاب الهداية يهدي الهدیٰ — الی حافظیه ویجلو العمیٰ

فلازمه واحفظه یاذی الحجی — فمن ناله نال اقصی المنی

علما میں ہدایہ کے متعلق عقیدت اور محبت اس قدر تھی کہ ہدایہ کے بارے میں یہ دو شعر زبان زد علما تھے:۔

ان الهداية كالقران قد نسخت — ما صنفوا قبلها فی الشرع من کتب

فاحفظ قواعدها واسلك مسالكها — یسلم مقالك من زیغ ومن کذب

بے شک ہدایہ اپنے قبل تمام فقہ کی کتابوں پر غالب آگئی۔ اس کے قواعد اور مسلک یاد کر لیجیے تو آپ کی گفتگو کذب و افترا سے پاک ہو جائے گی۔

ہدایہ میں جو بدایۃ المبتدی کی تلخیص ہے آپ نے عیونِ روایت اور متون درایت جمع کیے آپ کے بعد علما کی کثیر جماعت نے ہدایہ کی شرحیں لکھیں اور جو احادیث بطور اسناد درج کی گئی ہیں ان کی تخریج کی۔

مولانا سید انور شاہ کشمیری کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ اگر مجھے فتح القدیر جیسی کتاب لکھنے کے لیے کہا جائے تو میں با آسانی لکھ سکوں گا۔ لیکن ہدایہ کی طرح کی ایک سطر بھی نہیں لکھ سکتا۔ گو یہ مولانا مرحوم کی انکساری تھی تاہم اس سے ہدایہ کی اعلیٰ علمی شان ظاہر ہوتی ہے۔

رموز و اشاراتِ ہدایہ

قاری ہدایہ کے لیے درجِ ذیل رموز و اشاراتِ ہدایہ کا جاننا بہت ضروری ہے۔ خاص کر ان طلبہ کے لیے جو ہدایہ کا درس لے رہے ہوں۔ ان رموز سے واقفیت سے صاحب ہدایہ کی طرزِ تحریر، تعبیر اور طریقِ استدلال کے سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے اور کتاب کا حکیمانہ مفہوم ذہن میں آجاتا ہے۔

۱۔ قال ۔ ہدایہ میں یہ لفظ خود مصنف کے لیے استعمال ہوا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق

محدّث دہلوی نے بھی اس کی تصریح فرمائی ہے کہ قال سے مراد خود صاحب ہدایہ کی ذاتِ گرامی ہے۔

ابو السعود فرماتے ہیں کہ صاحب ہدایہ نے جہاں اپنی کوئی خاص رائے یا تحقیق بیان فرمائی تو وہاں اصل عنوان یہ تھا (قال عبد الضعیف) یعنی بندۂ ناچیز کہتا ہے لیکن صاحب ہدایہ کی وفات کے بعد ان کے تلامذہ نے کتاب کا املا نقل کرنے میں ان مواقع پر "قال رضی اللہ" لکھ دیا، اور حضرات سلف کی یہ عادت تھی کہ کسر نفسی اور تواضع کے باعث "اقول" "میں کہتا ہوں" پسند نہ فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے صاحب ہدایہ نے اپنی کتاب میں بھی ایسے مواقع پر لفظ قال استعمال فرمایا۔ جس جگہ ابتدائے مسئلہ پر لفظ "قال" فرمایا، وہاں قدوری یا جامع صغیر کا مسئلہ مراد ہوتا ہے۔

صاحب مفتاح السعادہ بیان کرتے ہیں کہ جو مسئلہ متن قدوری یا جامع صغیر یا ہدایہ کا نہیں ہوتا اس پر قال لکھتے ہیں۔

۲۔ مشائخنا: ہدایہ میں جس جگہ لفظ "مشائخنا" ہے، اس سے مراد بخاری، سمرقند اور ماوراء النہر کے علما و مشائخ ہیں۔

بعض شارحین نے یہ بھی لکھا ہے کہ مشائخنا سے مراد وہ مشائخ ہیں جن سے صاحب ہدایہ کی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ان کا زمانہ پایا۔ لیکن اس فقیر کا اغلب گمان ہے کہ اس سے مراد علمائے احناف ہی ہیں جو کثیر تعداد میں کسی مسئلہ پر متفق ہوں۔

۳۔ فی دیارنا: جب صاحب ہدایہ یہ فرماتے ہیں (یعنی ہمارے دیار میں) تو اس سے سمرقند و بخارا کے بلاد مراد ہوتے ہیں۔

۴۔ کتاب: سے مراد مختصر القدوری ہے۔

۵۔ الکتاب: سے مراد کبھی قدوری اور کبھی جامع الصغیر ہوتی ہے۔

۶۔ الاصل: اس سے مراد مبسوط امام محمد ہے۔

۷۔ قالوا: صاحب ہدایہ نے جس جگہ لفظ قالوا (یعنی مشائخ اور ائمہ نے بیان فرمایا) ذکر کیا ہے یہ ایسے مسائل ہیں جو متفق علیہ نہیں ہیں۔

۸۔ عند فلان : (یعنی فلاں کے نزدیک) تو اس سے ان کا مذہب اور مسلک بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

۹۔ عن فلان : یعنی فلاں سے، تو اس سے ان کی روایت اور نقل مراد ہوتی ہے۔

۱۰۔ بما تلونا : صاحب ہدایہ، جب کسی مسئلہ کے استدلال میں بیان کردہ آیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو یہ عنوان اختیار کرتے ہیں ۔ بما تلونا، (اس دلیل کے پیش نظر جس کو ہم نے تلاوت کیا)

۱۱۔ بما رویناہ : اگر استدلال میں حدیث پیش کرنی ہو تو فرماتے ہیں بما رویناہ۔ یعنی اس بنا پر جو ہم نے روایت کی۔

۱۲۔ بما ذکرنا : اس سے دلیل عقلی مراد ہے۔

۱۳۔ خبر : اس سے حدیث مراد ہے۔

۱۴۔ اثر : اس سے مراد صحابہ کے اقوال ہوتے ہیں، بعض جگہ اثر سے حدیث مرفوع بھی مراد ہے۔

۱۵۔ والفقہ ذلك : اس لفظ سے مراد استدلال عقلی ہے۔ یعنی اس بارے میں علت اور دلیل عقلی یہ ہے۔

۱۶۔ وھذا الحدیث محمول علی المعنی الفلانی : یعنی یہ حدیث فلاں معنی پر محمول ہے تو اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ ائمہ حدیث نے اس معنی کو اختیار کیا ہے۔

۱۷۔ تحملہ : اس سے مراد ہے کہ یہ دلیل خود صاحب ہدایہ نے مستنبط فرمائی ہے۔

شروح و حواشی ہدایہ

۱۔ نہایۃ : امام حسام الدین حسین بن علی بن حجاج بن علی سغناقی حنفی متوفی ۷۱۱ھ اکثر کتابوں میں سغناقی "ص" سے لکھا ہے لیکن معجم البلدان میں "س" سے ہے۔

۲۔ خلاصۃ النہایہ فی فوائد الہدایہ : جمال الدین محمود بن احمد ابن السراج قونوی (م ۷۷۰ھ)

۳۔ الفوائد دو جز۔ حمید الدین علی بن محمد بن علی ضریر بخاری (متوفی ۶۶۷ھ)

۴۔ معراج الدرایہ الی شرح الہدایہ۔ امام قوام الدین محمد بن محمد بن بخاری الکاکی (م ۷۴۹ھ)
معراج الدرایہ کی تالیف کی تکمیل ۲۱ محرم الحرام ۷۴۵ھ میں ہوئی۔ اس کا ایک قلمی نسخہ ناقص الطرفین کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن (بھارت) میں موجود ہے۔

۵۔ نہایۃ الکفایہ فی درایۃ الہدایہ۔ امام تاج الشریعت عمر بن صدر الشریعت۔ (متوفی ۶۷۲)

۶۔ وقایۃ الروایہ فی مسائل الہدایہ۔ امام تاج الشریعت۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔

۷۔ الغایۃ۔ شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن ابراہیم سروجی قاضی مصر حنفی متوفی ۷۱۰ھ)

۸۔ تکملۃ الفوائد۔ محمد ابن احمد قونوی۔

۹۔ شرح امام جلال الدین عمر بن محمد الخبازی۔ متوفی ۶۹۱ھ۔

۱۰۔ غایۃ البیان ونادرۃ الاقران۔ شیخ امام قوام الدین امیر کاتب بن امیر الاتقانی۔ حنفی متوفی ۷۵۸ھ۔

۱۱۔ کفایہ فی شرح الہدایہ۔ سید جلال الدین کرلانی۔

۱۲۔ شرح محمود بن عبید اللہ بن محمود تاج الشریف۔

۱۳۔ السقایہ شرح الہدایہ (نامکمل) حافظ عبد الحلیم بن مولانا امین اللہ لکھنوی (م ۱۲۸۵ھ)

۱۴۔ شرح امام حافظ الدین ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد نسفی۔ متوفی ۷۱۰ھ۔ ابن شحنہ کا کہنا ہے کہ احمد نسفی کی کوئی شرح ہدایہ نہیں ہے۔ لیکن بعض کا قول ہے کہ احمد نسفی نے ہدایہ کی شرح لکھی ہے اور یہ ایک مکمل اور جامع شرح ہے۔

۱۵۔ فتح القدیر للعاجز الفقیر۔ امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی معروف بہ ابن ہمام۔ متوفی ۸۶۱ھ۔ اس شرح کی علما نے بہت تعریف کی ہے۔ یہ شرح دو جلدوں میں ہے۔

۱۶۔ فتح القدیر پر تعلیق۔ ملا علی قاری۔

۱۷۔ التوشیح۔ شیخ سراج الدین عمر بن اسحاق غزنوی ہندی۔ متوفی ۷۷۳ھ۔

۱۸- العنایہ : شیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی حنفی (متوفی ۷۸۶) اس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں (مطبوعہ کلکتہ) موجود ہے۔

۱۹- حاشیۂ عنایہ- سعد اللہ محقق سعد اللہ بن عیسیٰ متوفیٰ ۹۴۵ھ

۲۰- شرح علاء الدین علی بن محمد ابن الحسن الخلاطی (م ۷۰۸ھ)

۲۱- شرح علاء الدین علی بن عثمان معروف بہ ابن ترکمانی الماردینی (م ۷۵۰ھ)- یہ کفایہ کے نام سے مشہور ہے۔ ترکمانی اس کی تکمیل سے پہلے وفات پا گئے ان کے بعد ان کے بیٹے نے شرح مکمل کی۔

۲۲- بنایہ : قاضی بدر الدین محمود بن احمد معروف بالعینی (م ۸۵۵ھ) اس کتاب کا پہلا حصہ مطبوعہ لکھنؤ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کی زینت ہے۔ البنایہ ۱۰ محرم الحرام ۸۵۰ھ میں مکمل ہوئی۔

۲۳- نہایۃ النہایہ- محب الدین محمد بن محمد بن محمود ابن شحنہ حلبی (متوفی ۸۹۰ھ) یہ کتاب نہایت ضخیم اور بہترین شرح ہے۔

۲۴- شرح شیخ المکارم احمد بن حسن التبریزی جاربردی شافعی (متوفیٰ ۷۴۶ھ)

۲۵- شرح تاج الدین احمد بن عثمان بن ابراہیم الماردینی ترکمانی حنفی مصری (متوفی ۷۴۴ھ)

۲۶- شرح سنان الدین یوسف بن المحشی الرومی۔

۲۷- شرح خواہر زادہ یوسف بن المحشی۔

۲۸- شرح اللہ داد دہلوی- اللہ داد دہلوی کی علمی و فقہی قابلیت کا اعتراف ڈاکٹر زبید احمد نے بھی کیا ہے۔ ان کی کتاب کا اردو ترجمہ برصغیر پاک و ہند میں ادب عربی کا حصہ میں اللہ داد کا ذکر ہے۔

۲۹- شرح احمد بن مصطفےٰ معروف بہ طاشکبری زادہ (متوفیٰ ۹۶۸ھ)

۳۰- شرح مولیٰ عبدالرحمٰن ابن سیدی علی الاماسی (متوفیٰ ۹۴۲ھ)

۳۱- ترغیب الادب : سعدی آفندی۔

۳۲- شرح مختصر- شیخ علی بن محمد معروف بہ مصنفک۔

۳۳ - نصب الرایہ لاحادیث الهدایہ: شیخ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی (م ۷۶۲ھ)
نصب الرایہ کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔ مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل کا نسخہ بھی اکثر کتب خانوں میں موجود ہے۔

۳۴ - الدرایہ فی منتخب تخریج احادیث الهدایہ: شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی

۳۵ - حاشیہ علی الدرایہ: کتاب البیع تک - مولی ابوسعید ابن محمد العمادی (م ۹۸۲ھ)

۳۶ - مولی محمد بن علی معروف بہ برکلی (متوفی ۹۸۱ھ)

۳۷ - رسالہ کتاب الطہارات: مولی یوسف سنان پاشا بن خضر بک (متوفی ۸۹۱ھ)

۳۸ - حاشیہ مولی بابازادہ محمد القرمانی (متوفی ۹۹۴)

۳۹ - ارشاد الدرایہ: مصلح الدین مصطفی بن زکریا کرمانی (متوفی ۸۰۹ھ)

۴۰ - زبدۃ الدرایہ - قاضی عبدالرحیم ابن علی الآمدی

۴۱ - الآثار والحدیث ومذاہب السلف: ابن عبدالحق ابراہیم بن علی الدمشقی (م ۷۴۴)

۴۲ - حاشیہ محقق ھدایہ: شیخ امام سراج الدین عمر بن علی الکتانی۔

۴۳ - نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار - مولی احمد بن مولی بدرالدین قودرآفندی معروف بہ قاضی زادہ رومی نے کتاب الوکالہ سے لے کر آخر کتاب تک تالیف کی - اور اس میں شرح ہدایہ پر ایسے تین ہزار ایراد کیے جو ان سے پہلے کسی ثقہ عالم نے نہیں کیے تھے۔

۴۴ - مختصر عنایہ لبشان الهدایہ: شیخ جلال الدین احمد بن یوسف

۴۵ - رسالہ علی کتاب الحج: شیخ جلال الدین احمد بن یوسف، جو کتاب الحج کی نہایت جامع شرح ہے۔

۴۶ - انتخاب ھدایہ: احمد بن حسن معروف بہ ابن زرکشی (متوفی ۷۳۸ھ)

۴۷ - عنایہ فی شراح وتخریج احادیث ھدایہ: عبدالقادر بن محمد بن نصراللہ بن سالم قرشی (متوفی ۷۷۵ھ)

۴۸ - تہذیب الاسماء الواقعۃ فی الهدایہ: عبدالقادر ابن محمد بن محمد بن نصراللہ قرشی - (متوفی ۷۷۵ھ)

۴۹۔ کتاب اوہام الھدایہ: عبدالقادر ابن محمد بن محمد بن نصر اللہ قرشی (م: ۷۷۵ھ)
مندرجہ بالا تینوں کتابیں ایک ہی مصنف کی تصنیف کردہ ہیں۔
۵۰۔ شرح تاج الدین ابی محمد احمد ابن عبدالقادر حنفی (متوفی: ۷۴۹ھ)
۵۱۔ حاشیہ علی شرح تاج الدین۔ مولی محی الدین محمد بن مصطفی شیخ زادہ۔
۵۲۔ حاشیہ علی شرح تاج الدین۔ نجم الدین ابوطاہر اسحاق بن علی حنفی۔
یہ حاشیہ مشتبہ ہے۔ بعض مورخین نے اس کا ذکر کیا ہے۔ لیکن تاریخ وفات کے بارے میں اگر غور کیا جائے تو یہ حاشیہ مشتبہ قرار پاتا ہے۔
۵۳۔ حاشیہ شیخ الاسلام احمد بن یحیی بن محمد بن سعد الدین تفتازانی۔
۵۴۔ حاشیہ علی بن محمد بن حسن قاروسی رکابی (م ۸۰۷ھ)
۵۵۔ تکملہ شرح ہدایہ: مسعود بن عمر بن عبداللہ تفتازانی (متوفی: ۷۹۱ھ)
۵۶۔ حاشیہ علی بن محمد بن علی جرجانی معروف بہ سید شریف (متوفی ۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ)
۵۷۔ مسائل ہدایہ: مولی کمال الدین محمد ابن احمد طاشکبری (متوفی ۱۰۳۰ھ)
اس کتاب کا پورا نام بعض کتب میں مورخین نے اس طرح بیان کیا ہے۔ عمدۃ اصحاب الھدایہ والنہایہ فی تجرید مسائل الھدایہ: یہ کتاب سلطان احمد عثمانی کو ہدیۃً پیش کی گئی تھی۔
۵۸۔ المایہ فی تجرید مسائل الھدایہ: ابوالملیح محمد بن عثمان معروف بہ ابن الاقرب (م ۷۷۴ھ)۔
۵۹۔ نکات احقر الوری حمیدی سمرقندی، جو سلطان محمد فاتح کی ایما پہ تالیف کی گئی۔
۶۰۔ سلالۃ الھدایۃ فی تلخیص روضۃ الاخیار: ابراہیم بن احمد موصلی (م ۶۵۲)
۶۱۔ الھدایہ: شیخ امام ابوعبداللہ محمد ابن مبارک شاہ بن محمد الملقب معین الھروی۔
۶۲۔ شرح شیخ حمید الدین ابن عبداللہ ہندی دہلوی ایک بہترین اور عمدہ ترین شرح ہے۔ افسوس کہ نامکمل ہے۔
۶۳۔ شرح مولانا محمد محسن کشو کشمیری۔
۶۴۔ حاشیہ محمد عمر رامپوری (متوفی ۱۲۹۵ھ)

۶۵- شرح نجم الدین ابراہیم بن علی طرسوسی حنفی (متوفی ۷۵۸ھ)

تراجم ہدایہ

ہدایہ کے جو تراجم راقم الحروف کو ملے۔ وہ مندرج ذیل ہیں:

انگریزی ترجمہ: سرچارلس ہملٹن نے بنگال کے گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز کے حکم پر کیا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن لاہور میں چھپ چکا ہے۔

فارسی ترجمہ: کتاب الہدایہ کے نام سے غلام یحییٰ نے نواب عماد الدولہ کے حکم سے کیا تھا۔ اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن (مطبوعہ نول کشور لکھنؤ) کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں موجود ہے۔

مختصر الہدایہ: فارسی میں ہدایہ کی تلخیص ہے۔ مؤلفہ شاہ اہل اللہ بن عبدالرحیم دہلوی۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن بھارت میں موجود ہے۔

اردو تراجم: ہدایہ کا ایک اردو ترجمہ مولانا سید امیر علی ملیح آبادی نے لارڈ وارن ہیسٹنگز کے حکم سے کیا تھا، جو مطبوعہ شکل میں موجود تو ہے، مگر بہت کم یاب ہے۔

اس نام سے ایک اردو ترجمہ حافظ محمد مالک اور حافظ محمد میاں صدیقی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ بہت عمدہ ہے۔ اس میں نہ کہیں کمی ہے نہ بیشی اور نہ وہ سقم ہے جو ایک زبان کی کتاب کو دوسری زبان میں منتقل کرنے میں عموماً پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ بعض مقامات پر اردو عبارت گنجلک سی معلوم ہوتی ہے اور جب تک اصل عبارت کی طرف رجوع نہ کیا جائے مسئلہ کی عقدہ کشائی نہیں ہوتی۔

مآخذ: اس مضمون کے لیے مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۱- کشف الظنون، ۲- مناقب الاعظم، ۳- جواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ۔
۴- فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ، ۵- اتحاف النبلاء، ۶- اثمار الجنیہ فی طبقات الحنفیہ۔
۷- کتاب حمیدیہ، ۸- عقد الجید فی الاحکام والتقلید، ۹- تاریخ ابن خلکان۔
۱۰- ہدایہ، ۱۱- نصب الرایہ، ۱۲- فہرست کتب خانہ آصفیہ۔
۱۴- حدائق الحنفیہ، ۱۵- سراج الہدایہ، ۱۶- مقدمۃ الہدایہ۔